مدرسہ علمیہ امام محمد باقر علیہ السلام

کا

ترجمان

نوائے علم

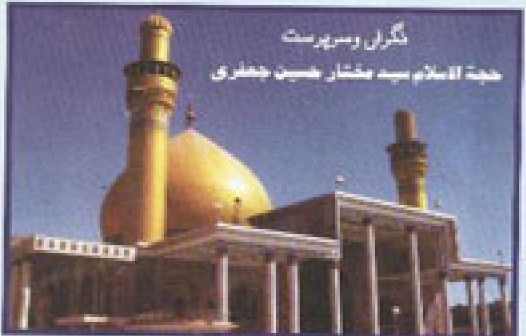

چیف ایڈیٹر

سید افتخار علی جعفری قمی

شمارہ (۱)

محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

جنوری ۲۰۰۸ء

اس شمارے میں

اداریہ "علم"

مقالات

مجلس کیا ہے؟
از سید افتخار علی جعفری

مجالس عزا کا مختصر تاریخچہ :
سیدہ صابرہ جعفری

عاشور کا دن:
از سید افتخار علی جعفری

حسینیت اور یزیدیت :
سید عابد حسین جعفری

عزاداری کون منائے:
سید مقصود حسین

قرآنی معلومات :
سید زوار حسین

سلام:
ذوالفقار علی نقوی

مدرسہ علمیہ امام محمد باقر علیہ السلام:
ادارہ

*****

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اداریہ "علم"

نگراں و سرپرست: حجۃ الاسلام سید مختار حسین جعفري
چیف ایڈیٹر: سید افتخار علي جعفري
ترتیب اشاعت: ماہنامہ
شمارہ: ۱
صفحات کي تعداد: ۲۴
تاریخ اشاعت: ۱۴۲۹ ھ
تعداد: ۵۰۰
محل اشاعت: جموں و کشمیر (ہندوستان)

علم کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ذات ربوبی کہ جس کے صفات میں علم کے ساتھ خلق، تکلم، حیات، قدرت اور دوسری لا تعد ولا تحصی صفتیں پائی جاتی ہیں، اس نے کائنات کو اپنی خالقیت کے مظاہرے سے روپ اور نکھار دینے سے پہلے جس چیز کی جانب توجہ فرمائی وہ علم تھا یہی وجہ کہ اس نے پہلے پڑھایا، سکھایا اور اس کے بعد پیدا کیا۔ جس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وجود ہی بیکار ہے جو علم سے سرشار نہ ہو۔

اگر کرامت و بزرگی کا معیار تقوی ٰ ہے "انّ اکرَمکم عندَاللہِ اتقاکم" تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ با کرامت وہی ہے جو سب سے زیادہ با تقوی ہے۔ تو تقوے کی ضرورت بھی علم ہی پیش نظر ہے "اتقوا اللہَ و یعلمکم اللہَ " تم اللہ کا تقوی اختیار کرو وہ تمہیں علم سکھائے گا ۔گویا علم فدائے تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ فدائے علم ہے۔

علم نور ہے نورانیت پیدا کرتا ہے اور آگاہی و بصیرت کے لئے نورانیت ضروری ہے سبھی جانتے ہیں کہ بصیرت و آگاہی کے بغیر حیات انسانی یا انسانی حیات کا تصور ہی محال ہے۔

اگر چہ اہل ادراک و فن نے طرح طرح کے شوشے اور گوشے نکالے ہیں ۔تقسیم بندیاں کی ہیں ،کسی چیز کو ہنر سے بعض چیزوں کو فن سے اور کچھ کو علم سے تعبیر کیا ہے۔ مگر مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ انسان کو ناخن ادراک و آگاہی سے نواز کر راہ و روش حیات پر چلانے والی چیز کا نام علم ہے، جسے انسان دانشگاہ میں سیکھتا ہے وہ بھی علم ہے اور جو مدرسہ میں سکھایا جاتا ہے وہ بھی علم ہے۔

شرط تقویٰ دونوں کے اوپر لاگو ہوتی ہے ۔ چونکہ علم کا سرچشمہ ذات حقتعالیٰ ہے اور اس کا معلم اول بھی خدا ہی ہے۔ پس جہانشرط تقویٰ کی پاسداری ہوتی ہے وہاں کے فارغ شدہ انبیاء کے وارث کہلا تے ہیں اور جہاں اس میں کلچر اور تہذیب کے نام پر فحشاء ومنکر کی آمیزش کی جاتی ہے وہاں کے نکلے ہوئے گمراہی اور اندھیرے کے پرچم دار بن جاتے ہیں ۔ خدا سے دعا ہے کہ انہیں اس باطل اور گمراہ کن آمیزش سے باز رکھے تا کہ وہ معاشرے کی صحیح سمت میں رہنمائی کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد لللہ رب العالمین۔

*****

مجلس کیا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

از سید افتخار علی جعفری

لفظ مجلس عربی زبان میں مفعِل کے وزن پر اسم مکان کہلاتا ہے جسکے معنی"بیٹھنے کی جگہ" عرف عام میں جس جگہ چند افراد مل کر بیٹھیں اسے مجلس کہتے ہیں ۔اردو زبان کے عرف میں اس کلمہ نے مجلس عزا کے عنوان سے شہرت حاصل کرلی ہے یعنی وہ جگہ جہاں چند افراد جمع ہو کر سید الشہداء مظلوم کربلا کے غم کو تازہ کریں اسے مجلس کہتے ہیں۔
عربی ادب کا یہ قاعدہ ہے کہ جب اسم نکرہ کو اسم معرفہ کی طرف اضافت دی جائے تو اسم نکرہ (مضاف) اسم معرفہ (مضاف الیہ) سے کسب تعریف کر لیتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ "غلام"نکرہ ہے یعنی ایک غلام،نوکر۔جب کلمہ زید کی طرف مضاف کریں گے یعنی "غلامُ زیدٍ"تو غلام زید سے کسب تعریف کرلے گا یعنی صرف زید کا غلام کسی اور کا غلام نہیں۔لیکن اگر مضاف الیہ صرف معرفہ ہی نہ ہو بلکہ کسی عظمت اور منزلت کا حامل بھی ہو تو مضاف کسب تعریف کے ساتھ ساتھ اسکی عظمت اور منزلت کو بھی کسب کر لے گا جیسے "بیتُ اللہ"میں لفظ "بیت" نے کلمہ "اللہ" سے صرف کسب تعریف ہی نہیں کی بلکہ اس عظمت اور منزلت کو بھی کسب کیا جسکی وہ ذات کبریا مالک ہے۔اب خانہٗ خدا کا تقدس صرف ایک گھر ہونے کے عنوان سے نہیں اس ذات ذوالجلال کی قداست کی وجہ سے ہے کہ جسکی طرف وہ منسوب ہے۔
بعینہ یہی مجلس امام حسین کی کیفیت ہے وہ مجلس جو مضاف ہو سید الشہداء کی طرف، وہ مجلس جو منسوب ہو مظلوم کربلا کی طرف اس کی عظمت بھی وہی ہے جو بیت اللہ کی عظمت ہے۔اس لئے اس کے مضاف الیہ (امام حسین) کا تعلق اوررشتہ ذات الٰہی سے اتنا گہرا ہے کہ نوک نیزہ پر بھی کٹا ہوا سر کلام الٰہی کا ورد کر رہا ہے۔
مجلس حسین کی عظمت بیت اللہ کی عظمت سے کم نہیں اسلئے کہ مجلس حسین نے بیت اللہ کی عظمت کو باقی رکھا اور عالم اسلام کو اسکا تعارف کرایا۔مجلس حسین کی عظمت کلام اللہ کی عظمت سے کم نہیں اس لئے کہ مجلس حسین نے کلام الٰہی کو بقا دے کر عالم انسانیت کو اسکے مفاہیم ومطالب اور اسرار ورموز سے روشناس کرایا۔ مجلس حسین کی عظمت اسلام اور دین الٰہی سے کم نہیں اسلئے کہ دین الٰہی اور اسلام کی نشر و اشاعت کا بیڑا مجالس حسین نے اٹھایا ہے۔مجالس حسین کی عظمت کلمہ لاالہ الااللہ سے کم نہیں اسلئے کہ مجالس حسین نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا پرچم دنیا کے گوشے گوشے میں لہرایاہے۔

مجالس عزا کی افادیت

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجالس برپا کرنے کی فائدہ کیا ہے؟ یہ انسانی زندگی میں کیا نقش رکھتی ہیں؟
انسان کی فطرت ہے کہ جب بھی وہ کسی غمناک خبر کو سنتا ہے تو اسکا دل پگل جاتا ہے اسکے احساسات ابھر اٹھتے ہیں اسکے جذبات میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن خبر اگر کسی ایسے مخبر عنہ کی ہو جسے بقائے انسانیت کی خاطر مصائب وآلام کے طوفانوں سے گذرنا پڑا ہو تو ایسے محسن انسانیت کی یاد کو تازہ کرنا انسانی زندگی کو فروغ دینے میں بے حد مؤثر ثابت ہو گا۔
مجالس عزا حقیقت میں انسانی زندگی بسر کرنے کا بہترین طریقہ سکھلاتی ہیں۔مجالس عزا انفرادی ،سماجی اور معاشرتی زندگی کے دستورات العمل سے آگاہ کرتی ہیں۔ مجالس عزا اسلامی اخلاقیات اور الٰہی تعلیمات کا درس دیتی ہیں۔مجالس عزا اتحاد،بھائی چارہ اور آپسی ہمدردی کا پیغام دیتی ہیں۔مجالس عزا ظلم سے نفرت ،ظالم کے خلاف جد و جہد ،عدالت سے محبت اور قیام عدل کا سلیقہ سکھلاتی ہیں ۔مختصر یہ کہ مجالس عزا انسان ساز ہیں اور انسانیت دیتی ہیں۔
لہٰذا مجالس عزا کو کثرت سے برپا کرنا انکے تقدس کو باقی رکھنا ان میں شرکت کرنا اور ان سے بھر پو ر استفادہ کرنا ہر انسان اور محب انسانیت کا اولین فریضہ ہے۔

*****

مجالس عزا کا مختصر تاریخچہ
سیدہ صابرہ جعفری

مجالس امام حسین [ع] قبل از شہادت
١) جناب آدم کو جب جناب جبرئیل نے یہ دعا تعلیم کی" یا حمیدُ بحق محمد، یا عالی بحق علی یا فاطر بحق فاطمہ یا محسن بحق الحسن و الحسین و منک الاحسان"اس دعا میں امام حسین کا نا م جناب جبرئیل کی زبان پر آیا بے ساختہ جناب آدم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے دل میں بے چینی پیدا ہو گئی ۔جناب جبرئیل سے پوچھا :کیا وجہ ہے کہ حسین کا نام آنے سے میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں ۔جناب جبرئیل نے امام حسین کے مصائب کا تذکرہ کیا دونوں نے گریہ کیا اور مجلس عزا برپا کی(سوگنامۂ آل محمد ،ص ١١)
٢)صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جناب عائشہ سے منقول ہے آپ کہتی ہیں : ایک دن رسول خداؐ حالت اخواب میں تھے اتنے میں حسین گھر میں وارد ہوئے میں نے انہیں پیغمبر کے پاس جانے سے منع کیا لیکن حسین پیغمبر کے پاس چلے گئے ۔ رسول خداؐ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آنکھیں ا شکبار تھیں میں نے کہا: کس چیز نے آپ کو رلایا ہے؟ رسول خداؐ نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے وہ خاک دکھلائی ہے کہ جہاں میرے حسین کو قتل کیا جائے گا ۔ خدا لعنت کرے ان لوگوں پر جو حسین کا خون بہائیں گے۔(عمر عبدالسلام ۔ مخالفة الوھابیہ القرآن والسنة،ص ٥٨)
٣) احمد ابن حنبل نے اپنی مسند میں روایت نقل کی ہے کہ علی صفین سے واپسی پر کربلا سے گذر ے اچانک بیٹھ گئے اور آواز دی "صبرا یا ابا عبداللہ"اے حسین صبر کرنا۔اس کے بعد اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا : ایک دن رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا رسول خداؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو رلایا ہے ؟ فرمایا: کچھ ہی دیر پہلے جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا "فرات کے کنارے آپکا حسین قتل کیا جائے گا اور مجھ سے کہا : کیا آپ اس تربت کو استشمام کرنا چاہیں گے ؟ پیغمبر نے فرمایا: جبرئیل نے ہاتھ بڑھایا ایک مٹھی خاک لا کر مجھے دی جس سے میرے حسین کے خون کی بو آرہی تھی۔(احمد ابن حنبل، مسند،ج ١،ص٨٥)
ان روایا ت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء ماسبق اور مخصوصا نبی آخرالزمانؐ نے امام حسین کی مجلس برپا کی ہے اور آپ پر گریہ و ماتم کیا ہے۔

مجالس امام حسین [ع] بعد از شہادت
شہادت امام حسین کے بعد مجالس عزا کی بانی ثانی الزھراء شریکة الحسین جناب زینب(س) ہیں جھنوں نے زندان شام سے رہا ئی پانے کے بعد تین دن مسلسل مجالس عزا کو برپا کیااور مظلوم کربلا پر گریہ و ماتم کر کے اس سنت حسنہ کو قائم کیا ۔ آئمہ معصومین نے اس سنت کو مکمل طریقہ سے رائج کیا اور یہ سلسلہ مجالس مرور زمان کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کے اندر پھیل گی
دور حیات آئمہ میں مجالس برپا کرنے کے نمونہ بکثرت کتب اھل تشیع اور تسنن میں پائے جاتے ہیں :
١) زید شحام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ہم اھل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوئے امام نے جعفر بن عفان کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے جعفر ! مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے میرے جد حسین کے غم میں مرثیے کہے ہیں اس نے کہا جی ہاں یابن رسول اللہ ۔فرمایا: قرائت کرو ۔ جعفر بن عفان کہتے ہیں : میں نے مرثیہ پڑھا امام نے اتنا گریہ کیا کہ آنسو آپ کے رخسار مبارک پر جاری ہو گئے ۔ (تمام اہل مجلس نے گریہ کیا) اسکے بعد امام نے فرمایا: اے جعفر ! اللہ کے فرشتوں نے تمھارے اشعار پر امضاء کیا ہے اور ہم سے زیادہ انہوں نے گریہ کیا خدا وند عالم نے تمہارے اوپر بہشت کو واجب کر دیا ہے۔اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور اسکے بعد فرمایا : جو شخص حسین کے غم میں شعر کہہ کر خود روئے یا دوسروں کو رلائے خدا بہشت کو اس پر واجب کر دیگا اور اسکے گناہو ں کو معاف کردیگا۔(فرھنگ عاشورای،ج ٥ ص ٩٢ چاپ : مجمع جہانی اہلبیت قم۔)
٢) امام رضا علیہ السلام نے ماہ محرم آتے ہی ابن شبیب کو بلوا کر فرمایا: اے ابن شبیب ! اگر چاہتے ہو کہ جنت میں تمہیں ہمارے ساتھ مقام اور درجہ ملے ہماری خوشی میں خوش رہو اور ہمارے غم میں مغموم ---
اے ابن شبیب!اگر کسی چیز پر گریہ کرنا چاہو تو میرے جد حسین پر گریہ کرنا اسلئے کہ انہیں پیاسا ذبح کیا گیا۔--(عیون اخبار الرضا ج ١ ص ٢٩٩،بنقل سوگنامہ آل محمد ص ٨)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳) امام زمانہ کے مرثیہ اور سلام امام حسین کی شان میں(سوگنامہ آل محمد ص ۱۵۸) یہ تمام نمونہ اس حقیقت پر دلالت کرتے ہیں کہ طول تاریخ اسلام میں بلکہ تاریخ بشریت میں مجالس عزا برپا ہوتی رہی ہیں جو انکی عظمت ، فضیلت اورانکے عبادت ہونے کو ثابت کرتی ہیں
لہٰذا ہر مسلمان کو فریضہ ہے کہ مجالس عزا کو سنت انبیاء ومعصومین اور عبادت الٰہی سمجھ کر ان شرکت کرے اور ان سے درس انسانیت حاصل کرے۔

*****

عاشور کا دن

از سید افتخار علی جعفری

* نواسۂ رسول اسلامؐ حسین ابن علی کی شہادت کا دن۔
* حق وباطل کے بیچ جنگ اور حق کی کامیابی کا دن۔
* ظلم وتشدد اور بربریت کے خلاف جد وجہد کا دن۔
* یزیدیت کو صفحۂ ہستی سے محو کرنے کا دن۔
* طاغوت اور طاغوتی حکومتوں کو سرنگوں کرنے کا دن۔
* عدالت اور عدالت پسندوں کی سرفرازی اور کامیابی کا دن۔
* پرچم اسلام کی سربلندی اور پرچم کفر و نفاق کی سرنگونی کا دن۔
* خون کی تلوار پر جیت کا دن۔
* عالم اسلام بلکہ عالم انسانیت کے اتحاد اور یکجہتی کا دن۔
* اسلام اور اسلامی طاقت اور امریکہ واسرائیل کو پہچنوانے کا دن۔
* اسلام اور محسن اسلام بلکہ انسانیت اور محسن انسانیت سے اظہار عقیدت کا دن۔
* حسین اور حسینیت سے اظہار محبت اور یزید ویزیدیت سے اظہارنفرت کا دن۔

اعمال عاشورہ

۱:صبح سے عصر کے وقت تک فاقہ سے رہنا۔
۲:پورا دن حزن وملال میں گذارنا۔
۳:گریباں چاک کرنا،آستین الٹنااور سیاہ لباس پہننا۔
٤:ہزار مرتبہ ان الفاظ میں لعنت بھیجنا۔"الھم َالعَن قَتَلَةَ الحسینِ علیہ السلام۔
٥:زیارت عاشورہ پڑھنا۔

*****

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حسینیت اور یزیدیت

سید عابد حسین جعفری

تخلیق ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد عالم انسانیت میں وہ طاقتوں کا ظہور ہوا۔ ایک قوت حق اور دوسری قوت باطل ۔ طول تاریخ بشریت میں ان دو طاقتوں کے بیچ معرکہ آرائی رہی ہے۔

قوت باطل نے حق کے معرکہ آرائی کرنے کے لئے مختلف صورتوں کو اختیار کیا۔ کبھی شیطان کی صورت لے کر سامنے آیا کبھی فرعون ونمرود کی شکل اور کبھی یزید کی صورت اپنا کر سامنے آتا رہا۔ لیکن قوت حق نے بھی پوری استقامت اور پائیداری کے ساتھ اپنے نمائندوں کے ذریعے ہر دور کی باطل طاقت کا مقابلہ کیا۔ شیطان کا مقابلہ آدم کے ذریعے،فرعون کا مقابلہ موسیٰ کے ذریعے،نمرود کا ابراھیم اور یزید کا حسین کے ذریعے۔

پیغمبر اسلامؐ کی رحلت کے پچاس سال گذرنے کے بعد یزید ابن معاویہ جو قاتل نفس محترمہ،شارب الخمر اور مجسمہ شر وباطل تھا، نواسۂ رسول مقبول حسین ابن علی حجت خدا، خلیفۃ اللہ اور پاسدار دین و شریعت محمدی کے ساتھ محاذ آراء ہوا۔در واقع یزید چاہتا تھا کہ دین اسلام کا اصلی چہرہ مسخ کر کے اپنی من مانی کو اس میں داخل کر دیا جائے ۔ لیکن نمایندہ الٰہی حسین ابن علی نے اپنے اور اواعزاء و اقرباء کی قربانی پیش کر کے یزید کے اس منصوبہ کو نقش بر آب بنا دیا۔

در حقیقت اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو یزید ایک بدکردار انسان کا نام ہے یزید خدا اور رسول کے دشمن کا نام ہے یزید ماں بہن کی تمیز نہ رکھنے والے ہوی ٰ وہوس کے پوجاری کا نام ہے بلکہ ہر برائی کی جڑ کا نام یزید ہے۔تو اب یہ کہنا بھی بیجا نہ ہو گاکہ ہر بد کرداری ، بدفعلی اور بدعملی کا نام یزیدیت ہے خدا و رسول کے حکم کی نافرمانی اور ہویٰ و ہوس اور خواہشات نفسانی کی پیروی کا نا م یزیدیت ہے۔

اور اسکے مد مقابل ہر نیک کردار اور عمل صالح نام حسین ہے خدا و رسول کے حکم کی فرمانبرداری اور خواہشات نفسانی سے برائت اختیار کرنے کا نام حسینیت ہے۔ اپنی مرضی اور منشا کو خدا کی منشا ورضا پر قربان کر دینے کا نام حسینیت ہے۔

لہٰذا آج کے دور میں اس معیار پر حسینیت اور یزیدیت کی پہچان کرنا بہت آسان ہے یعنی جہاں جہاں امانت، دیانت، اطاعت ، شرافت، شجاعت ، سخاوت کرامت ،محبت ،اخوت اورایثار و قربانی کا جذبہ جیسی انسانی صفات پائی جا تی ہے وہاں وہاں حسینیت ہے اور جہاں جہاں گناہ معصیت ،شیطنت ،بدکرداری، ظلم وتشدد ،بغض و حسد جیسی بیماریاں نظر آتی ہیں وہاں وہاں یزیدیت ہے

*****

عزاداری کون منائے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سید مقصود حسین

محرم الحرام کی آمد پر ہر انسانی دل رکھنے والا مظولم کربلا کی مظلومیت پر اظہار غم کرتے ہئے شہزادی کونین کو پرسا دینے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کر رہا ہے۔ یہ پرسا مجالس عزا ، شب بیداری، نوحہ خوانی، سینہ زنی اور جلوس ہائے عزا کی صورت میں دیا جات اہے در حقیقت گریہ و ماتم جناب زینب کی امانت اور اہلبیت اطہار (ع) سے مودت کی نشانی ہے۔ جناب زینب نے مقصد حسینی کو مجالس عزا اور عزاداری کے ذریعہ رہتی دنیا کو پہچنوایا ۔ اور حق و باطل کے بیچ تفریق پیدا کلر کے ہر دور کی باطل طاقت یزیدیت کے تخت و تاج کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ آن یزید کا نام لینا بھی کوئی گوارا نہیں کرتا۔ اور پھر یہی عزاداری ہے جس نے عزاداروں کی آّج تک ہر آندھی اور طوفان سے حفاظت کی ہے۔ لیکن اس عزاداری کو اگر ہر سال ایک عادت اور رسم کے طور پر منایا جائے تو یہ جناب زینب اور امام سجاد (ع) کی دی ہوئی امانت ہے ساتھ بہت بڑی خیانت ہو گی۔ عزاداری در حقیقت سنت نبوی اور سیت علوی ہے۔ اور یہ اسلام کی حفاظت اور اس کے نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو جاو کملہ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے اسےعزاداری منانا چاہیے۔ اس لیے کہ " بنائے لا الہ است حسین"۔

عزاداری کی تاثیر

عزاداری منانے کے بعد اگر انسان کی روز مرہ زندگی پر اس کا کوئی اثر مرتب نہ ہو اس کی رفتار میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو اپنے مقصد زندگی کو حسینی مقصد کے ساتھ متحد کرنے میں کامیاب نہ ہوا ہو تو گویا اس نے عزاداری سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے اس کی عزاداری بے روح عزاداری ہے ۔ جس طرح بے روح نماز قابل قبول نہیں اسی طرح بر عزاداری بھی قبول نہیں ہوتی۔ لہذا عزادار کو چاہیے کہ زندگی کے ہر پہلو میں مظلوم کربلا کی سیرت اپنا کر ہر طرح کی یزیدیت کو اپنے عمل سے اتنا دور کر دے کہ واقعی معنی میں عزادار کہلوا سکے۔ اور یہ ایمان کی دلیل ہے اس لیے کہ حسینیت کا رشتہ ایمان سے ہے۔

*****

قرآنی معلومات
سید زوار حسین

قرآن مجید میں ۳۰ پارے ہیں
قرآن مجید میں ۱۱۴ سورے ہیں
قرآن مجید میں ۶۶۶۶ آیات ہیں۔
قرآن مجید میں ۵۴۰ رکوع ہیں۔
نام قرآن ۷۰ بار قرآن میں ذکر ہوا ہے۔
قرآن مجید میں سب سے بڑا سورہ " سورہ بقرہ" ہے۔
قرآن مجید میں سب سے چھوٹا سورہ " سورہ کوثر"ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن مجید میں سب سے چھوٹی آیت سورہ رحمان میں آیہ " مدھامتان"ہے۔

*****

سلام

ذوالفقار علی نقوی

اے سلامی جذبۂ اخلاص کے روح رواں   پیکرِ ایثار بن کر جس نے دی سب ک
و اماں

اے سلامی جس کو ورثے میں ملی جود و سخا   ناز کرتی ہی رہے گی حشر تک جس
پر وفا

پرچمِ انسانیت کے وارثوں پر ہو سلام   دین کے ان جانثاروں ہادیوں پر ہ
و سلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مصطفی ﷺکے لال کو حیدر کے پیارے کو سلام   فاطمہ زہرا تری آنکھوں کے تارے کو سلام

اصغرِ معصوم تیری بے زبانی کو سلام   اکبرِ نوخیز تری نوجوانی کو سلام

زینبِ دلگیر کے تشنہ دہانوں کو سلام   ریگذارِ کربلا تیرے مکینوں کو سلام

مذہبِ اسلام کے روشن ستاروں کو سلام   بحرِ طوفاں و حوادث کے کناروں کو سلام

بے ردا کلثوم و زینب کی اسیری کو سلام   شام کے دربار میں ان کی دلیری کو سلام

*****

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مدرسہ علمیہ امام محمد باقر علیہ السلام

گذارشات۔ خصوصیات۔ منصوبات

۲۳ جولائی ۱۹۹۷ ع کو افتتاحی تقریب کے ساتھ مدرسہ میں باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔مقاصد و اھداف وہی تھے جو ہر دینی مدرسہ کے اغراض و مقاصد ہوتے ہیں۔ اس مدرسہ کی دس سالہ کارکردگی کا ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے:

مدرسہ سے متعلق آٹھ طالب علم ابتک اعلیٰ تعلیم کے لیے قم (ایران) جا چکے ہیں جن میں سے بعض حصول تعلیم میں مصروف ہیں اور بعض وہاں سے آکر مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مدرسہ میں متعدد طلاب کو قرائت قرآن کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے۔

متعدد طلاب کو فن خطابت و تقریر سکھلایا گیا ہے۔

متعدد طلاب کو امامت جماعت و جمعہ اور عقد نکاح خوانی کی تعلیم دی گئی ہے۔

مدرسہ سے فارغ ہونے والے متعدد طلاب اندورن وبیرون ریاست امامت جمعہ اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اس وقت مدرسہ سے متعلق تین دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں ۔ایک امامیہ ماڈل اکیڈمی ہے جسکا آغاز مدرسہ کے تقریبا ایک سال بعد ہوا تھایہ ادارہ اس وقت آٹھویں کلاس تک منظور شدہ ہے۔

دوسرا ادارہ جامعہ فاطمیہ (س) ہے جو چھ سال سے طالبات کے تعلیمی اور تربیتی فرائض انجام دے رہا ہے۔ جسکی فارغ التحصیل طالبات مزید حصول علم کے لیے جامعۃ الزھراء (س) قم جا چکی ہیں ۔

تیسرا ادارہ دارالقرآن ہے جو حال حاضر میں افتتاح ہوا اور جموں نیو پلاٹ میں عاشقان قرآن کو قرآنی تعلیمات سے منور کر رہا ہے۔

خصوصیات

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی اور انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی مکمل اجازت دی جاتی ہے جسکے نتیجے میں بعض طلاب پی ایچ ڈی کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

اردو فارسی اور عربی زبانوں میں عبور حاصل کرانے کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان سے کسی حد تک آشنائی کروائی جاتی ہے۔

طلاب کو کمپیوٹر کی تعلیم دینا بھی مدرسے کے نصاب میں داخل ہے۔

منصوبات

طلاب کے لیے مستقل خوابگا ہ کی تعمیر۔

جامعہ فاطمیہ (س) کی جداگانہ عمارت سازی۔

اکیڈمی کی ترقی اور بارھویں کلاس تک طلاب کی تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے امامیہ ماڈل اکیڈی سکول کے عنوان سے عمارت تعمیر کرنا۔

طلاب کی تعلیمی پیشرفت کے لیے لائبریری قائم کرنا۔

نوٹ: مذکورہ منصوبات کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے آپ کا ہر لحاظ سے تعاون مخصوصا مالی تعاون درکار ہے۔

*****

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com